سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوریؒ

مکاتیب حضرت مولانا ابوالوفا افغانی رحمہ اللہ

بنام حضرت بنوری رحمہ اللہ

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مکتوب حضرت مولانا ابوالوفا افغانی رحمہ اللہ (۱) بنام حضرت بنوری رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۷/ جمادی الآخرۃ سنہ ۱۳۵۸ھ

ذوالفضائل والمناقب، مولوی محمد یوسف صاحب مدّ فیضہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

محترم مولوی محمد یوسف صاحب (۲) کے ذریعہ آپ کا مکتوب مبارک وصول ہوا، بے حد مسرت ہوئی، فقیر نے ایک خط جناب مولانا شبیر احمد صاحب (عثمانی) مدظلہم کو تحریر (کر) کے دیا ہے،

(۱) مولانا ابوالوفا افغانیؒ، قندھار (افغانستان) کے رہنے والے تھے، مولانا محمد انوار اللہؒ کے شاگرد تھے، اکثر کتابیں حیدر آباد دکن میں انہی سے پڑھیں، حیدر آباد دکن ہی ان کا مسکن اور وطنِ ثانی بنا، جہاں مولانا نے ''إحياء المعارف النعمانية'' کے نام سے ایک ادارے کی بنیاد ڈالی، جس کا مقصد ائمہ حنفیہ رحمہم اللہ کی کتابوں کو مہیا کر کے تحقیق وتعلیق کے ساتھ عمدہ شائع کرنا تھا۔ علامہ محمد انور کشمیریؒ اس ادارے کے سرپرست رہے، اور ان کی وفات کے بعد علامہ محمد زاہد کوثریؒ کی سرپرستی حاصل رہی، ۱۳۵۰ھ میں حضرت بنوریؒ کو بھی اس ادارے کی مجلسِ عاملہ کا رکن منتخب کیا گیا۔ مولاناؒ کے بعد یہ ادارہ تو قائم نہ رہ سکا، لیکن ان کے کارنامے ان کی یادگار رہیں گے۔ ۱۷/ رجب ۱۳۹۵ھ مطابق ۲۵-۲۶/ جولائی ۱۹۷۵ء کی درمیانی شب حیدر آباد دکن میں مولانا نے اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد کی۔ والد ماجد حضرت بنوریؒ نے ان پر قدرے مفصل تاثراتی تحریر لکھی ہے، جو بصائر وعبر (جلد دوم) اور یادِ رفتگاں میں شامل ہے۔

(۲) حضرتؒ کے ہم نام بظاہر کوئی اور صاحب مراد ہیں، اس موقع پر خط پہنچانے کا ذریعہ بنے ہوں گے۔

امید (ہے) کہ موصول ہوا ہوگا۔ آپ کے علمی اشغال کی خبریں سن کر بہت خوشی ہوئی۔

امید (ہے) کہ آپ اثناء تدریس میں ہماری انجمن کی کتب کی خرید کی تشویق طلبا کو دلائیں گے، تا کہ طلبا کو اس کی خبر ہو، اور خوبیوں سے واقف ہو کر خریدیں، تو کتب کی اشاعت ہوگی اور انجمن کے اغراض پورے ہوں گے۔

یہ تحریر فرمائیں کہ رمضان کی تعطیل میں آپ کہاں رہا کرتے ہیں؟ ایک زمانہ سے خیال تھا کہ مصر کے متعلق آپ سے دریافت کروں کہ آنے جانے کا کیا کرایہ صرف ہوتا ہے؟ اور وہاں ٹھہرنے کے مکان کی کیا صورت ہے؟ اور کھانے پر ماہانہ کیا صرفہ ہوتا ہے؟ وہاں کی مشکلات کے متعلق بھی تحریر فرمائیں کہ کیا اشیاء ہیں؟ اور وہاں کے تمدن کے لحاظ سے ایک پردیسی کو وہاں چند ماہ بود و باش کے لیے کیا صورتیں اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے؟

سابق میں خط افغانی میں لکھا گیا تھا، اس لیے کہ اگر آپ سے ملاقات ہوتی تو کسی زبان میں مخاطب ہوتا، ہم لوگوں کی عادت ہے کہ فارسی میں آپس میں کتابت کیا کرتے ہیں، اور اب اس زمانہ کے حالات (کی وجہ) سے وہ کتابت افغانی سے بدل گئی ہے۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ آپ کا میلان اردو کی طرف ہے تو مجبوراً اردو (میں) لکھنا پڑا۔ ہم لوگ اردو کتنی ہی اچھی سیکھ لیں، پھر بھی ہم سے اس میں غلطی ہوتی ہے، اس لیے بلا ضرورت ایسی زبان میں خط و کتابت کرنا جسے عمدہ تحریر نہ کر سکیں، خود کو رسوا کرنا ہے۔ میری یہ تعریض آپ پر نہیں، بلکہ اپنی کیفیت لکھ رہا ہوں۔ البتہ ہندی حضرات سے اسی زبان میں خطاب کرنا ناگزیر ہوتا ہے، اگرچہ کہ تحریر غلط ہو یا صحیح۔

والسلام ودمتم بالخیر

ابوالوفا

از مدرسہ نظامیہ، حیدرآباد، دکن

۴؍شعبان سنہ ۱۳۵۸ھ

عزیز محترم مولوی محمد یوسف صاحب زادہ اللہ فضلاً ورفعۃً!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آں عزیز کا عنایت نامہ وصول ہو کر زمانہ ہوا، خیال تھا آج جواب دیتا ہوں، کل دیتا ہوں، اس میں بہت دن گزر گئے۔ کم فرصتی کی وجہ سے کوئی کام سدھرنے نہیں پاتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مع صحت

وسلامت رکھے کہ دین کی خدمت کریں، خصوص ایسے زمانہ میں کہ مسلمانوں نے اسے چھوڑ دیا!

وھٰذا زمانُ الصبر من لك بالتي
كقبضٍ على جمرٍ فتنجو من البلا

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی فرمائے، اور ہماری حالت سدھارے، ورنہ ''صدا آرہی ہے کہ اب ڈوبتی ہے'' کے مصداق تو ہماری حالت ہے ہی، قیامِ مصر کے متعلق معلومات کا دل بہت مشتاق ہے۔

مجلسِ علمی کے لیے کتابیں روانہ کردی گئیں، غالباً وصول ہوئی ہوں گی۔ ایک خط جناب مولانا سید احمد رضا صاحب کی خدمت میں روانہ کیا تھا، جس کا جواب اب تک وصول نہیں ہوا، ہمیں ایک قطعی جواب مل جانا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ بار بار مراسلت کی ضرورت ہو، جو آپ کا منشا ہو ظاہر فرمادیں تو ممنون ہوں گا، اور بار بار تحریر کرنا چنداں مفید نہیں ہے۔

والسلام

ابوالوفا

پس نوشت: جناب مولانا سید احمد رضا صاحب ومولانا محمد یوسف صاحب کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں۔